رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ـ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۳ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے۔ مگر توبہ کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے

"یاد رہے۔ کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے۔ اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے۔ اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا۔ کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈال دے۔ بلکہ اس لئے رکھا ہے۔ کہ جو گناہ بخشنے کا خلق اس میں موجود ہے۔ اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقعہ نکالا جائے۔ گناہ بے شک ایک زہر ہے۔ مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے۔ پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے۔ کہ وہ کچھ چیز ہے۔ اور عجب اور تکبر اور خود نمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے۔" (مضمون مشمولہ چشمہ معرفت)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس میں گذشتہ شب کچھ زیادتی ہو گئی تھی۔ لیکن آج دن میں نسبتاً درد کم رہی +

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کئی دنوں سے سر میں درد رہتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ماسٹر نواب الدین صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی۔ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰ فروری وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص اور پرجوش احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازی طبع نماز جنازہ قصر خلافت میں پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

تحریکِ جدید کے تیسرے سال کے وعدے

جلد پورے کئے جائیں

تحریکِ جدید سال سوم کے لئے مالی قربانی کا وعدہ کرنے والے مخلصین اور دوسرے احباب جماعت کو عید مبارک ہو۔ سب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تیسرے سال کے لئے جو وعدہ فرمایا تھا۔ اور جو پہلے اور دوسرے سال کی رقم کے مجموعہ کے برابر یعنی ۲۴۰۷ روپے ہے۔ وہ جنوری ۱۹۳۷ء میں حضور نے ۲۴۰۰ روپیہ داخل فرما دیا ہے۔ چونکہ تحریکِ جدید ایک طوعی اور خوشی کی تحریک ہے۔ اور اس وقت اس کے متعلق ایک ہنگامی ضرورت درپیش ہے اسی لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ یکمشت ادا فرما دیا ہے۔ اس لئے وہ دوست جنہوں نے تیسرے سال کا وعدہ یکمشت ادا کرنا ہے۔ یا جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ یا جن دوستوں نے قسط وار ادا کرنا ہے۔ مگر دسمبر اور جنوری کی قسط یا فروری کی قسط اب تک ادا نہیں کی انہیں چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ جسقدر رقم پہلے جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور احباب کو یہ بھی معلوم ہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے اگر وہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کریں گے تو جہاں ان کے لئے اس وقت ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہوگا۔ وہاں ہنگامی ضرورت کے پیشِ نظر حضور کی دعا اور خوشنودی کا باعث ہوگا۔ پس دوستوں کو تیسرے سال کے وعدے جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد ادا کرنے چاہئیں ؛

فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید قادیان

ایجنڈا مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اطلاع

ناظر صاحب اعلےٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور درخواست کی تھی۔ کہ حضور کے فیصلہ کی رو سے ایجنڈا معہ بجٹ جماعتوں کو مجلس مشاورت کے انعقاد سے ایک ماہ قبل یعنے ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔ لیکن الیکشن میں غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے صیغہ جات بجٹ جلد تیار نہیں کر سکے۔ اور اسی وجہ سے ایجنڈا ابھی اس وقت تک تیار نہیں ہو سکا۔ لہذا ایجنڈا معہ بجٹ ۷ مارچ ۱۹۳۷ء تک جماعتوں کو بھجوانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ اس درخواست کو حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ بنا بریں حضور کی اس اجازت کے ماتحت ایجنڈا ۷ مارچ تک جماعتوں کو بھجوایا جا سکے گا ؛

یوسف علی سکرٹری مجلس مشاورت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۶ فروری سے ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	پتہ
۲۵	جلال الدین صاحب	ضلع کانگڑہ
۲۶	بشارت النبی صاحب	منٹگمری
۲۷	حسین بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۲۸	حسین بی بی صاحبہ	" سیالکوٹ
۲۹	محمد عبد القادر صاحب	بمبئی
۳۰	سید سردار شاہ صاحب	ضلع لائلپور
۳۱	میاں روشن صاحب	ضلع گورداسپور
۳۲	ولی عبد القادر صاحب	مالابار
۳۳	مسٹر ایم۔ کے احمد صاحب	"
۳۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۳۵	سلطان بی بی صاحبہ	" "
۳۶	خورشید بیگم صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۳۷	برکت بی بی صاحبہ	"
۳۸	محمدی بی بی صاحبہ	"
۳۹	غلام بی بی صاحبہ	"
۴۰	محمد عبد الحمید صاحب	"
۴۱	سلیمان صاحب	ریاست کپورتھلہ
۴۲	محمد ادریس صاحب	"
۴۳	فاطمہ صاحبہ	ضلع مونگھیر
۴۴	حسنہ صاحبہ	"
۴۵	محمود عالم صاحب	"

اخبار احمدیہ

شادی خانہ آبادی } مکرم عبد الرؤف صاحب ساحر بی۔ اے برادر مولانا عبد المجید صاحب سالک کی شادی مکرم جناب شیخ فضل حق صاحب احمدی رئیس بٹالہ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار عبد الوہاب عمر

درخواست ہائے دعا } (۱) میں بوجہ درد گردہ قریباً دو ماہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ خاکسار غلام مصطفےٰ احمدی پور (۲) میرا لڑکا نذیر احمد سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار الٰہی بخش از پتوکی (۳) میرے بچہ محمود احمد کی بائیسکل سے گر کر بائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اب وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ احمد نئی دہلی (۴) خاکسار کی والدہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار نذیر احمد عابد قادیان (۵) مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ عبد الرحمٰن قادیان (۶) خاکسار نے اس سال بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ اور برادرم میاں محمد عمر صاحب بی۔ ایس سی سکرٹری تبلیغ حلقہ دہلی دروازہ نے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دینا ہے احباب ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے ماموں سید ولی محمد شاہ صاحب آف شاہ مسکین کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انکو مالی مشکلات سے نجات دے ؛ خاکسار مجید احمد لاہور (۷) ہمارا سالانہ امتحان عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب ہماری کامیابی کے لئے

اعلان تعطیل

اگرچہ دوسرے مسلمان روزانہ اخبارات نے یوم الحج اور عید الاضحےٰ دو دن کی چھٹیاں کی ہیں۔ اور تمام مقامی اداروں میں بھی تین چھٹیاں کی گئی ہیں لیکن "الفضل" نے صرف ایک دن عید الاضحیٰ کی تعطیل کی ہے۔ اس وجہ سے ۲۴ فروری کا اخبار شائع نہیں ہوگا ؛ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

مذہبی امور میں دل آزاری نہیں ہونی چاہیئے

کچھ دنوں سے آریہ اخبارات میں ایک شخص گوپال صاحب متاہر بانوی کے خلاف بہت غم وغصہ کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اور وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے ایک کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں" یا "اصلی ستگیت دیانند" شائع کی ہے۔ جس میں بانی آریہ سماج کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ آریوں کا بیان ہے۔ کہ یہ کتاب "گالیوں کا پلندہ ہے۔ بے بنیاد الزاموں کا دفتر ہے۔ اس کی زبان حد درجہ گندی ہے"۔ چونکہ ہمیں یہ کتاب دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اس لئے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ آریوں کا بیان درست ہے۔ یا مصنفِ کتاب کا یہ دعوےٰ کہ انہوں نے بانی آریہ سماج کو ان کے اصلی رنگ میں پیش کیا ہے لیکن صاف بات ہے۔ کہ آریہ صاحبان نے اپنے رشی کی پیروی کرتے ہوئے ایک عرصہ سے سناتن دھرمیوں پر اعتراضات کی جو بوچھاڑ شروع کر رکھی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ان کے مقدس مذہبی پیشواؤں کی تحقیر روا رکھی جاتی تھی نیز ان کے دوسرے عقائد کا ذکر نہایت درشت الفاظ میں کیا جاتا تھا۔ اس نے سناتنی ہندوؤں کو بھی مجبور کر دیا۔ کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں:۔

ان حالات میں آریہ صاحبان کی طرف سے یہ کہنا کوئی اثر نہیں رکھتا۔ کہ:۔ "اگر سناتن دھرمی سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کسی اخبار میں۔ یا کتاب میں ان کے دیوی دیوتاؤں اور رشی منیوں کے متعلق بُری باتیں کہی گئی ہیں۔ اور ان کے اخلاق پر بے بنیاد لانچھن (الزام) لگائے گئے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان تحریروں اور کتابوں کا ذکر کرتے۔ اور قابلِ اعتراض الفاظ کو پیش کر کے ان کا جواب دیتے۔ اور ثابت کرتے۔ کہ یہ بے بنیاد الزام ہیں۔ یہ کہاں کی عقلمندی اور بہادری ہے۔ کہ اپنی کمزوری کو دُور کرنے کی بجائے الزاموں اور کئے گئے اعتراضوں کا جواب تو خاموشی سے دیا جائے۔ لیکن دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے لغو اور بے بنیاد باتیں کہی جائیں"۔ (پرکاش)

ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ گوپال صاحب ہربانوی کی وہ کتاب جس کے خلاف بے حد اظہارِ ناراضگی کیا جارہا ہے، آریہ صاحبان کی تحریروں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آریہ صاحبان دوسروں کے لئے جو طریقِ کار تجویز کرتے ہیں۔ خود اس پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ اگر بالفاظ "پرکاش" ہربانوی صاحب کی کتاب "بے بنیاد الزاموں کا دفتر ہے" تو پھر آریہ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ ان الزامات کو بے بنیاد ثابت کر کے دکھائیں۔ ورنہ کہنا پڑے گا۔ کہ یہ کہاں کی عقلمندی اور بہادری ہے۔ کہ الزاموں اور اعتراضوں کا جواب تو خاموشی سے دیا جائے لیکن حکومت سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ اس بارے میں کارروائی کرے:۔

علاوہ ازیں جب حکومت کے دخل دینے سے حالات کے اور زیادہ معیوب صورت اختیار کر جانے کا خدشہ ہے تو کیوں بار بار اس پر زور دیا جاتا ہے۔ ہربانوی صاحب کا ایک بیان جو خود "پرکاش" (۲۱ فروری) نے بھی شائع کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ

"اگر گورنمنٹ نے دخل دیا۔ تو مجھے ڈر ہے۔ کہ میں یک لخت کفن پھاڑ کر باہر پھینک دوں گا۔ عدالت میں جب پیش ہوں گا۔ تو میرے ہاتھ میں ساٹھ سال پیشتر کے دفن شدہ مُردہ کی ننگی لاش ہوگی۔ اور پاؤں تلے ٹوٹی ہوئی مٹکی کی ٹھیکریاں۔ اے آریہ سماجی لیڈرو۔ تم سچ مچ رو دو گے۔ افسوس سے ہاتھ ملو گے۔ اس لئے کوشش کرو۔ کہ وہ دن ہی نہ آئے۔ کوشش کرو۔ کہ یہ جنونی دوبارہ لاش کو دفنا دے۔ تھوڑا سا چہرہ جو دُنیا والوں نے دیکھ لیا ہے اس کا علاج ہی تم برسوں نہیں کر سکتے"۔

ہمارے خیال میں اس معاملہ کو ایسے رنگ میں طول دینا قطعاً مناسب نہیں۔ جس کا نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ ناگوار نکلے۔ بلکہ ایسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جو باہمی کشیدگی کو دُور کرنے کا باعث بن سکے۔ اور وہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اگر سابقہ ایسی تحریروں کو مٹایا نہیں جاسکتا جن میں ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کی گئی ہے۔ یا دل آزار الفاظ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو آئندہ کے لئے عہد کیا جائے۔ کہ یہ طریق اختیار نہیں کیا جائے گا۔ اور پھر سختی کے ساتھ اس کی پابندی کی جائے۔ چونکہ مذہبی امور میں درشت کلامی۔ الزام تراشی اور بدگوئی نے اور خاص کر ایک دوسرے کے بزرگوں کی تحقیر و توہین کے شرمناک فعل نے اہلِ ہند میں سخت بدمزگی پیدا کر رکھی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ تمام مذاہب کے سنجیدہ اصحاب اس کو روکنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی بجائے تہذیب و شرافت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر و تقریر کے ذریعہ مذہبی معاملات میں دخل دیا جائے۔ درشت کلامی۔ اور بدگوئی کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ آیئے رواداری۔ اور خوش گوئی کا بھی تجربہ کر کے دیکھیں۔ اور عہد کرلیں۔ کہ کسی کے مذہبی پیشواؤں اور لیڈروں کی شان کے خلاف کوئی لفظ نہیں کہا جائے گا۔ نہ تقریر میں۔ اور نہ تحریر میں۔ کسی مذہب کے پیرو کی دل آزاری نہ کی جائے گی۔ جو بات کہی جائے گی۔ محبت اور نرمی سے کہی جائیگی۔ آریہ صاحبان کو دوسروں کا شکوہ کرنے کی بجائے خود بہترین طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے:۔

جنگی تیاری کے متعلق برطانیہ کا پنجسالہ پروگرام

یورپ کے بعض دوسرے ممالک کی خطرناک حربی تیاریوں نے بالآخر برطانیہ کو بھی مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ بھی دفاعِ ملکی کے نام پر ہر قسم کے سامانِ جنگ کی تیاری شروع کر دے۔ چنانچہ اسلحہ میں اضافہ کے لئے پنجسالہ پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے جس کی رو سے آئندہ پانچ سال کے دوران میں ڈیڑھ ارب پونڈ خرچ کئے جائیں گے۔ اور اس غرض سے بہت سی رقم قرض بھی لی جائے گی۔

اس پروگرام کے متعلق جو قرطاس ابیض شائع ہوا ہے۔ اس میں اس کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "جب سے حکومت نے توسیع اسلحہ کے مسئلہ کی طرف توجہ کی ہے حالات میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ اور موجودہ حالات ایسے ہیں۔ کہ اسلحہ بندی کے پروگرام میں کوئی کمی نہیں کی جاسکتی۔ اور نہ اس کی رفتار کو کم کیا جاسکتا ہے"۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ نے اسلحہ بندی کا یہ اقدام یورپ میں امن کے قیام کی غرض سے کیا ہے:۔

بعض دولِ یورپ کی خوفناک جنگی تیاریوں کے پیشِ نظر برطانیہ کے لئے بھی ضروری ہو گیا تھا کہ وہ پوری مستعدی کے ساتھ تیاری شروع کر دے کیونکہ برطانیہ کو گزشتہ چند سالوں میں بین الدولی معاملات میں جو ناکامی برداشت کرنا پڑی ہے۔ اور اس نے دوسروں کی دھمکیوں اور ان کے جارحانہ طرزِ عمل کے مقابلہ میں جو لجاجت آمیز رویہ اختیار کئے رکھا ہے اس سے اس کے وقار کو سخت دھچکا لگا ہے۔ اور خود اہلِ ملک نے حکومت کی اس کمزوری کو

احمدیت کی تائید میں نشانات سماویہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

(۲)

طاعون کی خبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے جن اخبار غیبیہ کا انکشاف فرمایا۔ اور جنہوں نے پورے ہو کر آپ کی صداقت کو خور نصف النہار کی طرح عالم پر روشن کر دیا۔ ان میں سے ایک طاعون کی خبر بھی ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر یہ پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ کہ تمام پنجاب پر طاعون کا خطرناک حملہ ہونیوالا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار میں لکھا۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے"۔

(اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

اس کے علاوہ آپ نے طاعون کے متعلق اپنے الہامات بھی شائع کئے۔ اور الہاماً اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی بتایا۔ کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنے تیرے گھر میں جس قدر لوگ ہوں گے طاعون سے محفوظ رہیں گے یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ اور طاعون کا ملک پر ایسا شدید حملہ ہوا۔ کہ اب تک ستر۔ اسی لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ آدمی طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں مگر اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کے گھر کی بھی خاص حفاظت کی۔ اور کسی ایک متنفس پر بھی طاعون کا حملہ نہ ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک اتنا واضح ثبوت ہے جس سے کوئی حق پسند انسان انکار نہیں کر سکتا۔

متفرق پیشگوئیاں

اسی طرح زلازل کے متعلق آپ نے کئی پیشگوئیاں کیں۔ جو پوری ہوئیں۔ اور اب تک پوری ہو رہی ہیں۔ الگزنڈر ڈوئی امریکہ کے مدعی مسیحیت کی ہلاکت کی آپ نے خبر دی جو پوری ہوئی۔ لیکھرام پشاوری کی نسبت آپ کی جلالی پیشگوئی علیٰ رؤس الاشہاد پوری ہوئی۔ سعد اللہ لدھیانوی کے ابتر رہنے اور اپنی نسل کی زیادتی کے متعلق آپ نے پیشگوئیاں کیں جو پوری ہوئیں۔ جلسۂ اعظم مذاہب لاہور میں اپنے مضمون کے بالا رہنے کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی۔ جو پوری ہوئی۔ آپ نے یہ بھی الہام شائع کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایسا لڑکا عطا فرمائے گا۔ جو اسیروں کی رستگاری اور دین اسلام کو روشن کرنے کا باعث ہونے کے علاوہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کر دے گا۔ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔ پھر اپنے متعلق آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میں دشمنوں کے قاتلانہ حملوں سے محفوظ رہوں گا۔ اور میری موت طبعی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی پورا فرمایا پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ تیرے پاس دور دراز سے اور کثرت سے لوگ آئیں گے۔ یہ پیشگوئی بھی ہر سال پوری ہوتی ہے۔ انفلوئنزا کے متعلق آپ نے پیشگوئی کی۔ جو پوری ہوئی۔ پنڈت دیانند اور سر سید احمد خان کی وفات کی خبر اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت دی۔ جو پوری ہوئی۔ اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی۔ جو ہر روز پوری ہو رہی ہے افغانستان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی خبریں دیں۔ جو پوری ہوئیں۔ سب سے پہلے شاتان تذبحان کا الہام نازل کر کے مولوی عبدالرحمن صاحب اور صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کی خبر دی۔ پھر اس کے بعد "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے" کا الہام ہوا۔ جس کے مطابق مولوی نعمت اللہ صاحب۔ مولوی عبدالحلیم صاحب اور ملا نور علی صاحب شہید کئے گئے۔ اسی طرح الہام ہوا "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے۔" جو افغانستان کی خانہ جنگی کے دوران میں پورا ہوگیا۔ پھر گذشتہ ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "آہ نادر شاہ کہاں گیا" جس صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ اس کا مخالفین کے قلوب پر بھی اتنا گہرا اثر ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ ہر بات پر اعتراض کرنے کے عادی ہیں۔ اس الہام کے پورا ہونے پر انہیں آج تک کوئی اعتراض نہیں سوجھا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لاکھوں الہامات ونشانات پورے ہو چکے حقیقۃ الوحی۔ تریاق القلوب۔ نزول المسیح سراج منیر اور براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے الہامات درج فرمائے ہیں۔ تفصیلاً وہاں سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

صداقت کا عظیم الشان ثبوت

پس آیت کریمہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے امور غیبیہ کا انکشاف ہوا۔ اور آپ کے ہزاروں الہامات نے پورے ہو کر آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت بہم پہونچا دیا۔ مگر افسوس تکذیب کرنے والوں پر کہ وہ ہمیشہ بے جا اعتراضات کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفین کی اسی قسم کی ذہنیت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے سخت دل قوم تمہیں کس نے چاند پر تھوکنا سکھلایا۔ کیا تم اس سے لڑو گے۔ جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا۔ اپنے دلوں میں غور کرو۔ کہ کبھی خدا نے کسی جھوٹے کے ساتھ ایسی رفاقت کی۔ کہ قوموں کے ارادوں اور کوششوں کو اس کے مقابل پر ہر ایک میدان میں نابود کر دیا۔ اور ہر ایک کو اس کے حملہ میں نامراد رکھا۔ باز آجاؤ۔ اور اس کے قہر سے ڈرو۔ اور یقیناً سمجھو۔ کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ تھی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دُعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا۔ کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ تم نے میرا نام مسیلمہ کذاب رکھا لیکن مسیلمہ تو وہ تھا جس کا ایک ہی جنگ میں خاتمہ ہوگیا۔ مگر تم تو بیس برس تک جنگ کئے گئے۔ اور ہر جنگ میں نامراد رہے۔ کیا سچوں اور مومنوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں"

(نزول المسیح صـ۲۳۱)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت قرآن مجید کے بیان فرمودہ معیار کے مطابق بالکل ثابت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بکثرت امور غیبیہ سے مطلع کیا۔ اور پھر ان امور غیبیہ کو پورا کر کے آپ کی حقانیت کو دنیا پر نمایاں کر دیا۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فیصلہ کن مناظرہ!

"پیغام صلح" کے عذراتِ واہیہ کا جواب

—— ۱ ——

مقام خوشی ہے۔ کہ اہل پیغام کی طرف سے ثالثوں کی فرسودہ تجویز کو واپس لے لیا گیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ "الفضل" کی اشاعت ۱۷۔ جنوری ۳۷ء میں شائع شدہ مفصل مضمون در بارہ فیصلہ کن مناظرہ کا جو جواب جناب ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے لکھا ہے اس میں مولوی محمد علی صاحب کی اس تجویز پر ہمارے معقول اعتراضات کے جواب میں کامل سکوت اختیار کیا گیا ہے۔ بلکہ بظاہر اب تو یہ امکان بھی باقی نہیں کہ جس طرح جناب مولوی صاحب نے ایک مرتبہ اس تجویز کو واپس لے کر دوبارہ اسی کی آڑ لینی شروع کر دی تھی۔ پھر کبھی اس نامعقول مطالبہ کو پیش کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ایڈیٹر صاحب "پیغام" نے صاف لکھ دیا ہے:-

"کوئی ایسا جج نہیں۔ جو مسئلہ نبوت پر بحث سُنکر فیصلہ دے دے اور لوگ اس کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں سُننے والوں کو خود فریقین کے دلائل کا موازنہ کر کے رائے قائم کرنی ہے کہ دونوں جماعتوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ ان میں راستی پر کون ہے۔ اور غلطی پر کون ہے" (۳۔ فروری)

اگرچہ ہمیں ان دوستوں کو جو اہل پیغام کی رجعت قہقری کے بارہا کے تجربہ سے ڈرتے ہیں۔ کہ پھر غیر مبایعین کے "ناواجب الاطاعت امیر" فیصلہ کُن مناظرہ کا تصفیہ ہوتا دیکھ کر ثالثوں کی ناقابل قبول تجویز پر اصرار کریں گے۔ یقین دلانے سے تو قاصر ہوں۔ لیکن قرینِ انصاف یہی ہے۔ کہ اب وہ اس غلط اور غیر معقول تجویز پر ضد کرنے سے باز آ جائیں گے۔ بہرحال عنقریب حقیقت کھل جائے گی :-

—— ۲ ——

جناب مولوی محمد علی صاحب کو نامعلوم کس نے اس وہم میں مبتلا کر رکھا تھا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان سے مناظرہ نہیں کریں گے۔ اور اسی لئے مولوی صاحب اور ان کے ساتھی اس مطالبہ پر انحصار کر رہے تھے۔ لیکن جب اس بارہ میں انہیں گریز کا موقعہ نہ مل سکا اور حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کے باطل شکن اعلان نے شیخ محمد نصیب صاحب سے لے کر جناب مولوی محمد علی صاحب کو پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ تو انہیں "مسئلہ کفر" کی پناہ میں آنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ مولوی صاحب اپنے خطبوں میں۔ اور ایڈیٹر پیغام اپنے مضامین میں اسی راگنی کا اعادہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ اول الذکر "الفضل" ۱۷۔ جنوری کے مضمون کے بعد معنی خیز خاموشی اختیار کر چکے ہیں۔ لیکن ثانی الذکر نے ۳۔ فروری کے پرچہ میں "اپنے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانے کی معقولیت" کا خوب مظاہرہ کیا ہے۔ ہم ان کی دشنام طرازی کا شکوہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم اس اسلوبِ تحریر کو اسی وقت سے نظر انداز کرنے کے عادی ہیں۔ جب ایڈیٹر صاحب "پیغام" مہاشہ پریم چند کے نام سے "تیج" کے صفحات پر اپنے جوہر دکھایا کرتے تھے۔ ہاں اتنی درخواست ضرور کرتے ہیں۔ کہ انہیں احمدیت کے نام کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ اختیار کرنے کے بعد پُرانے طریقِ بیان میں کچھ تبدیلی ضرور کرنی چاہیئے تھی۔ اگرچہ موجودہ حول میں اس کی زیادہ توقع نہیں۔ کیونکہ ان کا امیر ان کو "قادیانی دجل" ایسے ناپاک الفاظ استعمال کرنے کی گونہ تاکید کر رہا ہے۔ خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ بہرحال آپ کے طویل مقالہ کا لب لباب یہ ہے۔ کہ "مسئلہ تکفیر ہر لحاظ سے **مقدم اور ضروری ہے**" اس دعوے کے اثبات میں آپ کے ارشادات کو یکے بعد دیگرے درج کر کے جواب عرض کیا جاتا ہے:-

—— ۳ ——

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق تسلیم کرتے ہُوئے کہ "وہ مسئلہ نبوت پر بحث کی آمادگی ظاہر کر چکے ہیں" پوچھتے ہیں۔ کہ کیا منکرین حضرت مسیح موعودؑ کی تکفیر کے متعلق کوئی دلیل پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں؟ اگر نہیں۔ تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟" گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آج تک جماعتِ احمدیہ نے منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کفر کی نہ کوئی وجہ بتائی ہے۔ اور نہ کوئی وجہ ہے۔ لیکن مضمون کے اگلے حصہ میں خود ہی لکھ دیتے ہیں:-

"آج قادیانی جماعت کے نزدیک غیر احمدیوں کے کُفر پر **واحد دلیل** ہے۔ کہ نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ اس لئے ان کا منکر کافر ہے" (کالم ۳ - ص ۹)

گویا ہم منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے کافر سمجھتے ہیں۔ کہ حضور نبی تھے۔ اور نبی کا منکر کافر ہوتا ہے:-

ظاہر ہے۔ کہ یہ وُہ **واحد دلیل** ہے۔ جسے احمدیہ عقائد میں روزِ اول سے پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ ایسی دلیل ہے جس پر سب امت کا اجماع ہے۔ کونسا شخص اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے کہ نبی کا منکر کافر ہوتا ہے؟ اور پھر کونسا شخص کہتا ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کا مسیح موعُود نبی نہ ہوگا؟ خود پیغام صلح کو دعوٰے ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے علاوہ "دوسرے مسلمان" ایک ایسے "پرانے نبی کے آنے کا عقیدہ" رکھتے ہیں۔ جس کے منکر کافر ہوں گے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حضرت عیسٰےؑ کی نبوت تو یقینی ہے ان کی آمد پر ان کو نہ ماننے والے مسلمان لازماً کافر قرار دیئے جائیں گے" (۲۷۔ نومبر ۳۶ء)

پس تمام مسلمان کہلانے والے فرقے اس بات پر متفق ہیں۔ کہ نبی کا منکر کافر ہے۔ اور یہ کہ امتِ محمدیہ کا مسیح موعود نبی ہے۔ ہمارا اور اہلِ پیغام کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ہی امتِ محمدیہ کے مسیح موعود ہیں۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے۔ کہ نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ اختلاف صرف اور صرف اس بارہ میں ہے۔ کہ ہمارے اور جمہور مسلمانوں کے نزدیک مسیح موعود نبی ہیں۔ اور اہلِ پیغام حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باوجود مسیح موعود ماننے کے ان کی نبوت کے منکر ہیں:-

مندرجہ بالا تینوں شقوں میں سے جبکہ صرف تیسری شق میں اختلاف ہے اور یہی شق بقولِ پیغام "قادیانی جماعت کے نزدیک غیر احمدیوں کے کفر پر واحد دلیل ہے" تو کیا وجہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کے چھوٹے اور بڑے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بحث سے کھُلا کھُلا فرار کر رہے ہیں۔ نہ انہیں اپنی سابقہ تحریروں کا پاس ہے۔ اور نہ وُہ اب خوفِ خدا سے کام لے رہے ہیں۔ کیا اس حقیقتِ ثابتہ کی موجودگی میں اصل **واحد دلیل** پر بحث نہ کرنا۔ بلکہ محض مگرمچھ کی طرح آنسو بہا کر کفر کفر کی رٹ لگاتے جانا دیانت داری کہلا سکتا ہے؟

میں جانتا ہوں کہ تم لوگ اس رٹ سے محض جذبات کا شکار ہو جانے والے منکرین مسیح موعود کو خوش کرنا چاہتے ہو۔ اور شائد کوئی نادان اس جال میں پھنس بھی جائے۔ مگر تم اس ناروا روش کے ذریعہ غضب الہٰی کو بھڑکا رہے ہو۔ تم خود کہتے ہو۔ کہ اہل قادیان کے پاس منکرین مسیح موعود کے کفر کی صرف ایک دلیل ہے اور وہ ہے نبوت مسیح موعود۔ لیکن بایں ہمہ تم اس ایک دلیل کو توڑنے کی جرأت نہیں رکھتے کیوں؟ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کفر کفر کہتے اپنی زبان خشک کرلیں گے مگر بغیر کسی غیر معمولی مجبوری کے شیر خدا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ کے نظیر سیدنا محمود بت شکن کے سامنے آکر نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوں گے ؛

(۴)

ایڈیٹر صاحب پیغام نے لکھا ہے :۔

"اس میں شک نہیں کہ اس سے پہلے ایک وجہ موجود تھی۔ کہ وہ (سیدنا امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ) اس مسئلہ پر خاموشی اختیار فرماتے۔ لیکن اب تو اسمبلی کے انتخابات کے متعلق جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب پانچ سال کے لئے وہ پھر آزاد ہیں"

افسوس! یہ لوگ۔ اس کم ظرفی کے باوجود مذہب کی نمائندگی کا دعوےٰ رکھتے ہیں اس عبارت سے یہ تو واضح ہے۔ کہ اہل پیغام کے نزدیک اسمبلی کے انتخابات سے پہلے یا اس دوران میں وہ اپنے عقائد کو چھپانا جائز سمجھتے ہیں۔ اور شائد اسی جذبہ کے ماتحت انہوں نے تھوڑے عرصہ سے کفر کفر کا غوغا مچا رکھا تھا۔ سچ ہے۔ ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

غیر مبائعین ۱۹۱۳ء کے آخر تک سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ اور آپ کے ماننے میں ہی نجات جانتے تھے۔ اور اس پر حلفیہ بیانات شائع کرتے تھے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ ان عقائد کی موجودگی میں خواجہ صاحب وغیرہ کی غیر احمدیوں میں آؤ بھگت کم ہو جائیگی اور انہیں خلافت کے آگے سر جھکانا پڑیگا انہوں نے اپنے عقائد میں تبدیلی کرلی لیکن غیر مبائعین سخت غلطی کریں گے۔ اگر وہ ہمیں بھی ایسا ہی تصور کریں۔ اگرچہ کہا گیا ہے المرء یقیس بنفسہ۔ "اسمبلی کے انتخابات" کا تو مذہبی عقائد کی چھان بین سے کوئی علاقہ ہی نہیں۔ اور نہ ہی اسمبلی کو مذہبی نقطۂ نگاہ سے کوئی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن سیدنا حضرت محمود تو وہ اولوالعزم انسان ہے جس نے حق و صداقت کے اظہار میں کبھی ان لوگوں کی بھی پروا نہیں کی۔ جو کہتے تھے۔ کہ ہم جماعت کا ستون ہیں۔ اور ہمارے علیحدہ ہونے سے یہ سلسلہ ملیا میٹ ہو جائیگا یاد رکھو مذہبی عقیدہ وہ چیز ہے۔ جس کو دنیا بھر کی سلطنت کے بدلہ بھی بیچا نہیں جاسکتا۔ چہ جائیکہ اسمبلی کے انتخابات کے لئے اسے چھپایا جائے۔

منکرین مسیح موعود کا کفر ہمارے "عقائد کی اساس" ہرگز نہیں۔ اختلافی مسائل کی بنیاد ہرگز نہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ تمام اختلافی عقائد کی اساس مسئلہ نبوت ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے

"ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے" اور افسوس کہ آج مولوی صاحب۔ اصل جڑ کے متعلق فیصلہ کن بحث کے لئے تیار نہیں ہو رہے۔

(۵)

ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ غیر مبائعین دلوں میں مسئلہ نبوت پر بحث میں اپنی کمزوری کو اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس جگہ تکفیر کی طرح جذبات کو بھڑکانے کی بجائے ٹھوس دلائل کی ضرورت ہے اس احساس کا چرچا ان کی ایک مجلس میں بھی ہو چکا ہے۔ اور اب تو پیغام صلح نے نادانستہ طور پر اس بات کا اعتراف بھی کرلیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔ "تنظیمی بحث نبوت کی بھول بھلیاں میں تو قائم رہ جاتی ہے۔ مگر کفر و اسلام کے ٹھوس مسئلہ کے سامنے وہ قائم نہیں رہ سکتی" (صفہ ۱)

مسئلہ نبوت میں تو بحث کرنا اہل پیغام کے نزدیک بھول بھلیاں میں پڑنا ہے۔ کیونکہ یہ کوئی ٹھوس مسئلہ نہیں۔ مگر کفر و اسلام ٹھوس مسئلہ ہے۔ آہ! یہ ان لوگوں کی دیانتداری ہے۔ مگر بہر حال اس عبارت میں مسئلہ نبوت پر بحث سے گریز کی وجہ بتادی گئی ہے۔ اور اس میں سوچنے والے غیر مبائع حضرات کے لئے سبق ہے۔ یاد رہے کہ کفر و اسلام کوئی مستقل مسئلہ نہیں۔ اور نہ ہی یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت نہ مانا جائے۔ یہ تو نبوت کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے۔ تو آپ کے منکر کافر ہوں گے۔ اور اگر نبی نہ تھے۔ تو آپ کے منکر کافر نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ مسلمہ فریقین ہے کہ نبی کا منکر کافر ہوتا ہے لیکن اہل پیغام کا مسئلہ نبوت کو بھول بھلیاں قرار دے کر راہ فرار اختیار کرنا ان کی کمزوری کو روز روشن کی طرح واضح کر رہا ہے ؛

ایک لمحہ کے لئے فرض کرلو۔ کہ کفر و اسلام مستقل مسئلہ ہے۔ تو بھی غیر مبائعین کا اس پر بحث کرنے کا کیا حق ہے؟ نہ وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں اور نہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں۔ اگر اس مسئلہ کو کسی رنگ میں اہمیت دی جاسکتی ہے تو وہ غیر احمدیوں کی نسبت سے ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ غیر مبائعین بلاوجہ اس عقیدہ کی جو صرف ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان زیر بحث آسکتا ہے آڑ لے کر نبوت کے مسئلہ پر بحث سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں۔ یہ طریق کب تک اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اور کب تک اہل خرد کو اس سے مغالطہ دینے کی کوشش کیجائیگی غیر احمدیوں کے علماء موجود ہیں۔ وہ ہم سے بحث کرسکتے ہیں۔ لیکن وہ عقیدہ رکھتے اور سمجھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا منکر کافر ہے اس لئے صحیح طریق بحث یعنے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر بحث کرتے ہیں۔ لیکن اہل پیغام جن کا اس مسئلہ سے نہ تعلق نہ واسطہ اور نہ غیر احمدیوں نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہے۔ محض جھوٹے دعویدار بن کر اصل موضوع سے بچنے کے لئے کفر کفر کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ تم لوگوں نے ۱۹۱۴ء میں بھی بعض سادہ لوح انسانوں کو اس ملمع سازی سے دھوکہ دیا۔ اور ہنوز یہی رنگ اختیار کر رہے ہو۔ مگر یاد رکھو کہ کاغذ کی ناؤ دیر تک نہیں چل سکتی ہم تم سے کب بحث کرتے ہیں کہ تم غیر احمدیوں کے مکفر علما کو کافر اور ان کے معززین کو فاسق کیوں کہتے ہو۔ یہ تم جانو اور غیر احمدی۔ لیکن سمجھ نہیں آتا۔ کہ تم ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان آنے کی ناروا حرکت کیوں کرتے ہو۔ صاف اور سیدھے ہو کر بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اصل منصب یعنی نبوت کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ سے فیصلہ کن مناظرہ کرلو۔ یا پھر غیر احمدی بن جاؤ۔ اور اس وقت تم اپنے کفر کا سوال بھی درمیان میں لاسکتے ہو۔ اور ہم بخوشی اس کو زیر بحث لائیں گے لیکن بہ ہم نشینے درون ایں بیرون رہ کر تم متعصب غیر احمدیوں کے جذبات ابھار کر منکرین مسیح موعود کے کفر کو درمیان میں لانے کا کیا حق رکھتے ہو۔ خدارا مولوی محمد علی صاحب کو آمادہ کریں کہ وہ ایچا پیچیاں چھوڑ کر حضرت امام جماعت احمدیہ امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اساسی مسئلہ پر فیصلہ کن مناظرہ کرلیں ؛ (باقی دارد)

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم اور غیر مبایعین

تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دو سال ہوئے جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے سلسلہ تحریک جدید جاری فرمایا۔ تحریک جدید کیا ہے۔ یہ انہی اسباق کا مجموعہ ہے۔ جو سیدنا حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے سامنے اپنی مختلف تصانیف میں پیش فرمائے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انہیں یکجا طور پر جماعت کے سامنے رکھا۔ اور بتایا کہ ان پر عمل کر کے ہم

۱۔ اپنی ذہنیت کو ترقی دے سکتے ہیں۔
۲۔ ہر طبقہ میں احساس قربانی پیدا کر سکتے ہیں۔
۳۔ ہر پہلو سے دشمن کی مدافعت کر سکتے ہیں
۴۔ بلکہ ہر پہلو سے دشمن پر غالب آسکتے ہیں
۵۔ مغربی اثر کا ازالہ ہو سکتا ہے۔
۶۔ امیر و غریب کی منافرت یا بعد دور کیا جا سکتا ہے۔
۷۔ زیادہ سے زیادہ مبلغ اشاعت اسلام کے لئے پیدا ہو سکتے ہیں۔
۸۔ مرکز کی حفاظت اور ترقی ہو سکتی ہے
۹۔ جماعت مزید قربانیوں کے لئے ہر وقت طیار رہ سکتی ہے۔ وغیرہ۔

یہ ہیں تحریک جدید کی بڑی بڑی اغراض! جن میں سے کوئی بھی ایسی غرض نہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو۔ بلکہ ساری کی ساری ان کے منشا کے عین مطابق ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض

چونکہ مولوی محمد علی صاحب کو خدا تعالےٰ نے ایسا ملکہ ہی نہیں بخشا۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی پارٹی کی ترقی کے لئے ایسی سکیم طیار کر سکیں۔ اور اگر بالفرض وہ تیار بھی کر سکیں تو ان میں وہ جذب نہیں کہ ان کے رفقاء ان کے کہنے پر عمل کرنے کے لئے تیار رہوں۔ اس لئے ان کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے واجب الاتباع امام کے ہر کام پر اعتراض کرنے بیٹھ جائیں۔

تحریک جدید جس کی اغراض قرآن کریم اور حدیث شریف پر مبنی ہیں۔ اسے "دیال باغ" کی سکیم قرار دینا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا "دیال باغ" کی سکیم کی غرض مولوی صاحب کے نزدیک سادہ زندگی بسر کرنا مغربیت کے اثر کو زائل کرنا امیر و غریب کے بعد کو دور کرنا۔ اپنے مکان کے اندر قربانی اور جہاد کی روح پھونکنا اور زیادہ سے زیادہ مبلغ اسلام پیدا کرنا وغیرہ ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو وہ یاد رکھیں کہ انھوں نے تحریک جدید کی سکیموں کو "دیال باغ" کی سکیمیں قرار دینے میں گویا اسلام سے تمسخر کیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب کے اس اعتراض کا الفضل میں ایسا معقول جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے پیغام کو ندامت آمیز خاموشی اختیار کرنے کے سوا چارہ نہیں رہا اس لئے بعض دوسری باتوں کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:

"وہ علم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے تھے وہ معمولی نہ تھا۔ وہی اصل چیز ہے۔ جس پر اس سلسلہ کی بنیاد قائم ہے۔ ... اسی علم کی اشاعت اور اس کے مطابق تبلیغ اسلام ہمارا اصل کام ہے"۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ وہ ایسی سکیموں میں منہمک ہو گئی ہے۔ جن کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اصل کام یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے علم کی اشاعت نہیں کر سکیں گے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی قدر اور اہل پیغام

مگر جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگانے والوں کی اپنی حالت ملاحظہ ہو۔ اور دیکھا جائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا قدر کرتے اور مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علم کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۲ر مارچ ۱۹۱۵ء کے "پیغام اخبار" میں غیر مبایعین کے "امیر" کے ایک مخلص "صادق" کا خط چھپا جس میں اس نے جہاں اپنے امیر کو یہ لکھا کہ "مکرمت نامہ مطبوعہ ۱۱ر فروری ۱۹۱۵ء پہنچا۔ جس کے مطابق میں نے جماعت احمدیہ قادیان سے قطع تعلق کر لیا ہے اور ان سے ملنا جلنا بات چیت کرنا سب حرام سمجھتا ہوں"۔ وہاں ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کے بابت لکھا ہے۔ کہ "یہ سچ ہے کہ انہیں یعنی مرزا صاحب میں بے شک اتنی شخصیت ضرور تھی۔ کہ ان کو نبی اور رسول کہلانے کا شوق ضرور تھا۔ جبھی تو ایک طرف لکھتے جاتے ہیں۔ کہ میں نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ ساتھ ہی پھر گول مول حیلہ بنانے کی خاطر یہ بھی لکھتے جاتے ہیں کہ میں مجازاً رسول ہوں ..... شخصیت نہ ہوتی تو صرف یہ کافی تھا۔ کہ مجدد ہوں مسیح ہوں۔ ملہم ہوں"۔

غیر مبایعین کے نزدیک یہ قدر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔ اگر وہ اس شخص کی خرافات سے متفق نہ ہوتے تو چاہیئے تھا کہ اس کے اس خیال کی اس اخبار میں بزور تردید کرتے اور اسے مجرم گردانتے۔ مگر کیا ایسا کیا گیا ہرگز نہیں۔ پھر انصاف سے کہیئے کہ کس منہ سے آپ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی طور پر مانتے ہیں۔ یا آپ کی قدر کرتے ہیں

حضرت مسیح موعود کا فیصلہ اور غیر مبایعین

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب مسیح موعود ایڈیشن دوم ص ۵۸ کے حاشیہ پر نوٹ دیتے ہیں کہ "ابن مریم (موعود) کی حیثیت اس امت کے اولوا الامر کی ہو گی نہ نبی کی"۔

پھر اولوا الامر کے متعلق لکھتے ہیں۔

"گو اولوا الامر کی اطاعت کا حکم بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ دیا ہے۔ مگر جب تنازع واقع ہو۔ تو اس صورت میں رجوع صرف اللہ اور رسول کی طرف ہے یعنی قال اللہ اور قال الرسول کی طرف یا قرآن و حدیث کی طرف بس کتنا ہی کوئی عظیم الشان اولوا الامر اس امت کے اندر کیوں نہ ہو۔ بصورت تنازع آخری رجوع صرف قرآن اور حدیث کی طرف ہو گا"۔ (مسیح موعود ص ۴۲)

اس عبارت سے واضح ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک خواہ کتنا ہی کوئی عظیم الشان اولوا الامر ہو تنازع کی صورت میں وہ حکم نہیں ہو گا۔ بلکہ صرف قرآن و حدیث ہی حکم ہو گا۔ گیا ان الفاظ میں اس بات کا اقرار نہیں۔ کہ بصورت تنازع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کی ضرورت نہیں اور آپکے فیصلہ کی مولوی صاحب کے نزدیک کچھ بھی حقیقت نہیں۔

کاش مولوی صاحب یہ سمجھتے کہ اگر ہر شخص قرآن و حدیث کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق پاتا۔ تو آج اس قدر تنازعات پیدا ہی کیوں ہوتے۔ وہ بتائیں تو سہی وہ تنازعات جو اس زمانہ میں خود قرآن و حدیث کے متعلق پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کا خدا تعالےٰ اور اس کے رسول نے کیا حل بتایا ہے ان تنازعات کو دور کرنے کا یہی ایک طریق تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے حکم و عدل بھیجدیتا۔ جو قرآن کریم کا صحیح مفہوم پیش کر کے اپنے فیصلۂ ناطق سے سب تنازعات مابین کو ختم کر دیتا۔ سو وہ آیا اور اس نے اعلان کیا کہ "میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جسکو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ گو وہ مسلمان ہے۔ مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے۔ اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا"۔

(تحفۃ الندوہ ص ۴)

حکم کے عربی میں یہی معنی ہیں۔ کہ جو فیصلہ دے اسے قبول کیا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے حکم عدل کر کے بھیجے گئے۔ اس لئے آپ نے تحریر فرمایا "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اسمیں تم نخوت خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جان لو کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴)

ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ رکھیئے کہ "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے"۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ پر غور کیجئے جن میں وہ حضرت مسیح موعودؑ کو اولوا الامر میں سے ایک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں"۔ اس امت میں اولوا الامر کی اطاعت بھی ایک شرط کیساتھ مشروط ہے جیسا کہ فرمایا فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول اگر اولوا الامر کیساتھ تنازع ہو تو پھر اس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو"۔ (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم ص ۴۲)

مولوی صاحب کے اس کلام سے ثابت ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اولوالامر میں سے ایک ہیں۔ اس لئے آپ سے تنازع جائز ہے۔ اور آپؑ کا فیصلہ اسی وقت قابل قبول ہے جب مولوی صاحب اور آپ کے رفقاء کا دماغ یہ فیصلہ کرے کہ یہ واقعی قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ اگر ان لوگوں کے نزدیک آپ کا کوئی فیصلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو۔ تو وہ اُسے رد کر دیں گے۔ اور کہیں گے کہ چونکہ یہ فیصلہ ہماری نظر میں قرآن حدیث کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم اسے قبول نہیں کر سکتے

پس وہ لوگ جو آپ سے تنازع کو جائز سمجھتے ہوں۔ اور جب کبھی آپؑ کا کلام خلاف منشاء پاتے ہوں یہ کہہ کر رد کر دیتے ہوں کہ یہ ہمارے لئے حجت نہیں ایسے لوگوں سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کی قدر کریں گے یا اس کی اشاعت میں منہمک و کوشاں ہیں۔

چمبہ کے ایک پیغامی کی تحریر

ولادت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں نہایت وضاحت سے فیصلہ فرما دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام بن باپ محض خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ مگر باوجود اس صراحت اور وضاحت کے "اہل پیغام" اسی بات پر مصر ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ ضرور تھا۔ اور علی الاعلان آپ کی تحریروں کو رد کرتے ہیں۔ اور بہانہ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اجتہاد ہے۔ ۱۹۳۶ء میں مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ جب چمبہ میں گئے تو ان کی اہل پیغام سے گفتگو ہوئی جس کے دوران میں اہل پیغام کے سیکرٹری نے ایک تحریر دی جو یہ ہے۔ "میرا یقین ہے۔ کہ حضرت علیہؑ کا باپ ہے۔ اگر کوئی علیہؑ کا باپ نہیں مانتا تو میرے نزدیک وہ غلطی کرتا ہے۔ اگر حضرت صاحب نے اپنا یہ عقیدہ (کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے) خدا کی طرف سے بتایا ہو۔ تو میں مان لونگا۔ ورنہ میں (مسیح موعودؑ کا) یہ عقیدہ ویسا ہی مانوں گا۔ جیسا کہ حضرت علیہؑ کی زندگی کا عقیدہ تھا"۔

کیا مسیح موعود کی وحی اہل پیغام کیلئے حجت ہے؟

پیغامی دوست کا یہ کہنا کہ اگر یہ عقیدہ (مسیح موعود علیہ السلام نے) خدا کی طرف سے بتایا ہو۔ تو میں مان لوں گا"۔ ورنہ نہیں بتاتا ہے۔ کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر ایک بات کے ساتھ یہ تحریر نہ فرما دیں کہ یہ بات میں خدا کی طرف سے لکھ رہا ہوں تب تک اہل پیغام اُسے ماننے کیلئے اپنے اندر اطمینان قلب نہیں پاتے بلکہ میرے نزدیک تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی امر کے متعلق یہ بھی فرما دیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر بھی اہل پیغام اُسے ماننے کیلئے بشرح صدر تیار نہیں ہو سکتے کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام کو کسی امر کا خدا کی طرف سے علم ہو سکتا ہے۔ تو وہ وحی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی بات ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو بھی اپنے لئے حجت نہیں تسلیم کرتے کیونکہ آپؑ ان کے نزدیک نبی نہیں ہیں۔ اور حجت صرف نبی کی وحی ہوتی ہے"۔ بیان القرآن۔ ص ۱۱۹۱)

مولوی صاحب کی تفسیر

تفسیر قرآن جس پر مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے رفقاء کو ناز ہے۔ اول سے آخر تک پڑھ جائیں بجائے اس کے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علم کی اشاعت کی گئی ہو۔ آپؑ کے اکثر حصہ علم کو باطل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض باتیں جو "امیر پیغام" کو اپنے مفید مطلب معلوم ہوئیں۔ انہیں اس میں درج کر دیا گیا ہے مگر وہ باتیں جو ان کے خلاف منشاء تھیں۔ انہیں اس طرح رد کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ تفسیر انہی کے رد کیلئے تالیف کی گئی ہے۔ خاتم النبیین کے معنے، ماکنا معذبین کی تفسیر، اور آخرین منہم کی تشریح مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت کے عقیدہ اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ وغیرہ میں مولوی صاحب نے نہایت کھلے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی ہے۔ اور اپنے رفقاء پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو امر ان کی نظر میں صحیح و درست نہیں۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے ثابت کیوں نہ ہو۔ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

پس اس ذہنیت کی موجودگی میں یہ شور مچانا کہ مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کی اشاعت نہیں کرتے۔ بالکل غلط اور ایک کھلا بہتان ہے۔ ہاں اس الزام کا صحیح مصداق خود "امیر پیغام" اور ان کے رفقاء ہیں

خاکسار محمد صادق مبلغ سلسلہ عالیہ

توسیع الفضل کیلئے سرگرمیاں

الحمدللہ کہ الفضل کے متعلق مختلف جماعتوں کی طرف سے توسیع اشاعت کے لئے سرگرمی کا اظہار ہو رہا ہے۔ عام طور پر اگر منیجر صاحب الفضل یا کوئی خاص نمائندہ الفضل توسیع اشاعت کے لئے لکھتے رہیں۔ تو خریدار صاحبان یا احباب جماعت یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔ لیکن اگر جماعتوں میں بھی سرگرمی کا اظہار ہو جائے۔ تو یہ تحریک سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے حال ہی میں جماعت لاہور کی طرف سے سرگرمی کا جو اظہار ہوا ہے۔ اسے پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ بیشک خاموشی سے کام کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔ لیکن بعض اوقات اظہار بھی ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ دوسروں کو نیک نمونہ کی تحریک ہو۔

اگر دوسری جماعتیں بھی ایسی سرگرمی کا اظہار فرما دیں۔ اور تعداد خریداران کو بڑھانے کی فکر کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اشاعت دگنی سے بھی زیادہ نہ ہو جائے۔ بلکہ اگر خاص طور پر اعلیٰ اخبار بنانے کی فکر کی جائے تو اور بھی ترقی کی امید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب جماعتوں کو اپنی تجاویز پیش کرنی چاہئیں۔ لیکن مضمون مختصر ہو۔ اور اخبار کے زیادہ کالم نہ لئے جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پریس کو مضبوط بنانے کیلئے ایک بھاری جدوجہد کی ضرورت ہے۔ آئے دن کا اخبار کا شکایت کرنا کہ ہماری تعداد اشاعت بہت کم ہے۔ ایک نہایت افسوسناک بات ہے خصوصاً الفضل کی تعداد کا بھی صرف دو ہزار کے قریب رہنا بتاتا ہے۔ کہ جماعت کو اس کے لئے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔

خاکسار غلام حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نماز کے وقت پہرہ

حضرت منشی محمد اروڑا صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سابقون اولون اور مخلص ترین صحابہ میں سے تھے مرحوم اپنے عہدہ تحصیلداری سے پنشن لینے کے بعد ہجرت کر کے قادیان آ رہے تھے اور دفتر الفضل کے نیچے ایک کوٹھری میں رہائش تھی۔ گرمی کے دنوں میں رات کو صحن بورڈنگ میں سویا کرتے تھے۔ میں چونکہ ان دنوں بورڈر تھا۔ اس لئے مجھے یہ موقعہ مل جاتا تھا۔ کہ میں ان کو چارپائی بچھا دیتا اور بعض دفعہ ان کے ساتھ ہی اپنی چارپائی بھی بچھا لیتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی باتیں سنایا کرتے تھے مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی کوئی دلیل بتائیں۔ اس پر انہوں نے دشمنوں کی مخالفت اور تکالیف کے سامنے حضور کے بے نظیر استقلال کا ذکر کیا اور حضور کے دہلی والے سفر کا واقعہ سنایا۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل مناظرہ کرنے سے مولوی نذیر حسین دہلوی گریز کر گیا تھا۔ اور پھر لوگوں کے بد ارادوں اور منصوبوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ ہم دونوں (اپنے سوا ایک اور صاحب کا نام لیا تھا جواب مجھے یاد نہیں رہا) نماز میں حضور کا پہرہ دیا کرتے تھے۔

تاج الدین لائل پوری (مولوی فاضل) از قادیان

"اہلحدیث" کے ایک سوال کا جواب

اخبار اہلحدیث کے ایک نامہ نگار نے میرے ایک مضمون پر تنقید کی جرأت کرتے ہوئے اہلحدیث ۱۲ فروری میں ایک نوٹ بعنوان "الفضل قادیان سے ایک سوال" لکھا ہے جس میں وہ رقمطراز ہے کہ الفضل مورخہ ۴ فروری ۱۹۳۷ء میں لکھا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلے میں جن لوگوں نے کہا تھا۔ کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ وہ مرزا صاحب کے بعد زندہ رہ کر مسیلمہ کذاب کے مثیل ثابت ہوئے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے ایسا کہا تھا۔ مہربانی کر کے الفضل خود جواب دے یا اپنے نامہ نگار سے جواب دلوائے" اللہ تعالیٰ ستار ہے اس کے بندے اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے بھی ایسا عقیدہ رکھنے والے اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہ کر حضور کی صداقت پر مہر ثبت کرنے والے کا نام پردہ اخفا میں رکھا تھا۔ تا سمجھنے والے خود سمجھ لیں۔ لیکن مشہور ضرب المثل "چور کی داڑھی میں تنکا" کے مطابق یہ مضمون پڑھتے ہی دفتر اہلحدیث کی عمارت ہل گئی، جس کے نتیجہ میں یہ نوٹ منصۂ شہود پر آیا۔ اب ہم بھی مجبور ہیں کہ اس سوال کے جواب میں حقیقت حال کو واضح صورت میں ناظرین کے سامنے پیش کریں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار آخری فیصلہ کے ذریعے مباہلہ کی دعوت دی تا صادق و کاذب میں فرق ظاہر ہو جائے تو وہی مولوی صاحب جو اس سے قبل للکار للکار کر کہہ رہے تھے۔ "مرزائیو سچے ہو تو آؤ اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔" موت کے منہ میں آتے دیکھ کر نہایت دبے الفاظ میں یوں لب کشا ہوئے۔ "میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں" پھر لکھا ہے۔ "مرزائیو کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کی طرف بلایا ہے۔ بتلاؤ تو انعام لو۔"

اللہ تعالیٰ نے چونکہ ایک نشان قائم کرنا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کے نائب سے ان کے اخبار میں یہ بھی لکھوا دیا۔ کہ

"قرآن تو کہتا ہے اللہ تعالیٰ بدکاروں کو ضرور مہلت دیتا ہے۔ سنو! من کان فی ضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدّا پ۱۶ ع ۸ اور انما نملی لھم لیزدادو اثماً اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سنو! بل متعنا ھٰؤلاء و آباءھم حتی طال علیھم العمر جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہی وہ عبارت ہے جس کا مفہوم الفضل میں "حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے" دیا گیا ہے بلکہ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ الفاظ فوق ہمارے اس فقرے سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اگر ایک شخص کہے کہ بدکار جھوٹا دغاباز مفسد مفتری نافرمان لمبی عمر پاتا ہے۔ اور دوسرا شخص اس مختصر فقرے میں قصہ چکا دے کہ "حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے" تو ظاہر ہے کہ ہر شخص اسی اوپر کے فقرے کو ہی زیادہ سخت جانے گا۔ پس کسی کا یا اہلحدیث کا یہ کہنا کہ ہم نے اس فقرے کے مفہوم کے کوئی الفاظ نہیں کہے۔ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے پھر یہ الفاظ ہم نے ہی استعمال نہیں کئے بلکہ اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر کی ترجمانی کرتے ہوئے روزنامہ اخبار زمیندار بھی لکھتا ہے۔ کہ "بے حیا کی عمر کی رسی دراز ہوتی ہے۔"

(جون ۱۹۳۶ء میلاد نمبر)

اگر کوئی کہے کہ یہ الفاظ مولوی ثناء اللہ کے نہیں ہیں۔ تو اس کا جواب بھی خود مولوی صاحب دے چکے ہیں کہ "میں اسے صحیح جانتا ہوں" (۱۳ جولائی ۱۹۰۷ء) پس یہ معیار مولوی صاحب کو مندرجہ بالا الفاظ کا مستحق ٹھہراتا ہے۔

(خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل جامعہ احمدیہ ازامرتسر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام

اخبار الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کی فصاحت و بلاغت کے متعلق ایک عمدہ سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ اس کے متعلق جیسا کہ انہوں نے تجویز پیش کی تھی واقعی اگر ہماری جماعت کے احمدی شعراء نیز دوسرے وہ اہل قلم اصحاب جو شعر و شاعری سے انس رکھتے ہوں اسی طرح حضور علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کی خوبیاں صفحہ اخبار پر لاتے رہیں تو غیر احمدی شعراء اور ان سے متعلق علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے ایک عمدہ سامان تبلیغ ہے دور حاضرہ میں جبکہ شعر و شاعری کا دور گزر رہا ہے۔ بعض طبائع جو اس فن سے انس رکھنے والی ہیں۔ ان پر نثر اتنا اثر نہیں کرتی۔ جتنا کہ اشعار اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ اور پھر اشعار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے۔

جن معنوں کی رو سے مخالفین احمدیت اپنی جہالت اور کم علمی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اور فارسی منظوم کلام کو دیکھ کر آپ کی ذات اقدس پر "شاعر" کے لفظ کا اطلاق کرتے ہیں وہ درست نہیں۔ کاش ایسے لوگ اپنی مخالفانہ روش کو ترک کر کے اور تعصب کی پٹی اپنی آنکھوں سے اتار کر حضرت اقدس اور دیگر عتیق و جدید کے شعراء کے کلام کا موازنہ کرتے تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا کہ فصاحت۔ سنجیدگی اور لطافت آپ اور صرف آپ کے ہی کلام میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں سب سے بڑی بات جس سے حضور کا کلام موجودہ تمام شعراء سے ارفع اور اعلیٰ ثابت ہوتا ہے۔ وہ "عشق حقیقی" ہے۔ جو حضور اور صرف حضور کے ہی کلام میں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح نظر آ رہا ہے۔ مگر ان ہی لوگوں کو جو روحانیت سے مس رکھتے ہیں۔

خدائے قدوس اور اس کے محبوب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اسلام اور قرآن کے محاسن پر جس جس جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا قلم حقیقت رقم اٹھایا ہے۔ وہاں آپ نے اپنے صحیح قلبی جذبات اور احساسات کو صفحہ کاغذ پر ظاہر کر دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنی حقیقی اور بے انتہا محبت کے تحفہ کو جو حضور کو خدا تعالیٰ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام اور قرآن سے تھی دنیا کے سامنے نہایت خوبصورت شکل میں پیش کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اور اردو منظوم کلام کے مطالعہ سے حضور کی پاکیزہ سیرت پر بھی نمایاں روشنی پڑتی ہے۔ ہر عقلمند انسان اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حقیقی محبت اور تڑپ جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم اور اسلام کے لئے آپ نے دکھائی سوائے ان کے کہ جو خدا کی طرف سے مخلوق کی اصلاح کیلئے مامور ہو کر دنیا میں بھیجے گئے ہوں اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ حضور کی صداقت کے دوسرے صدہا دلائل کو چھوڑ کر مخالفین اگر اسی بات کو مد نظر رکھ کر غور کریں تو صرف یہی علامت حضور کے دعویٰ کی صداقت پر دال ہے فارسی کے دوسرے شعراء کے مقابلہ میں یہ فضیلت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کو حاصل ہے کہ آپ کے کلام میں مختصر اور سادہ الفاظ موجود ہیں بخلاف گلستان و بوستان اور مثنوی کے

ریلوں کا سالانہ میزانیہ اور اس کی دلچسپ خصوصیات

قرض کی کامل منسوخی خسارہ کے بجائے بچت

مرکزی قانون ساز جماعتوں کے دونوں ایوانوں یعنی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں سر محمد ظفر اللہ ریلوے ممبر اور سر گتھری رسل چیف کمشنر ریلوے بورڈ نے علی الترتیب ریلوے کا سالانہ میزانیہ پیش کیا۔ حقیقی معنی میں موجودہ بجٹ سر محمد ظفر اللہ کا پہلا بجٹ تھا۔ اور وہ اس امر پر کہ ان کی مساعی جمیلہ متوقع خسارہ کے بجائے پندرہ لاکھ کی سال رواں کے تخمینہ میں بچت دکھا سکیں۔ مسرور ہوں۔ تو ہر طرح حق بجانب ہیں انہوں نے سال آئندہ کے لئے میزانیہ کی ترتیب میں احتیاط بھی برتی ہے۔ اور ایسی توقعات نہیں قائم کی ہیں۔ کہ سال کے ختم پر مایوسی کا مقابلہ کرنا پڑے۔ اور وہی صورت حال پیدا ہو۔ جو دو برس پہلے سر جوزف بھور کو اپنی غلط امیدوں پر واقع ہوئی تھی۔ پچھلے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سر ظفر اللہ نے آئندہ سال کے لئے بھی صرف پندرہ ہی لاکھ کی بچت کا تخمینہ کیا ہے۔ سر گتھری رسل نے اعداد و شمار تو وہی پیش کئے ہیں۔ جو ریلوے ممبر نے بتائے۔ مگر انہوں نے اپنی تقریر میں ان نکتہ چینیوں کا جواب بھی دیا ہے۔ جس کی آئے دن ریلوے نظم و نسق پر بوچھاڑ ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے یہ دعوے پیش کیا ہے۔ کہ ریلوں کا نظم و نسق خواہ کامل نہ ہو۔ مگر انسانی قوتوں کے حدود کے اندر رہتے ہوئے کافی اچھا ہے۔ اور اس کی توجہات ہمیشہ اس امر پر مرتکز رہتی ہیں۔ کہ ملک کی تجارت کو سہولت حاصل ہو۔ اور وہ اس کے فروغ میں تقویت دہ ثابت ہو۔ اور یہ کہ ملک کی بدلتی ہوئی اقتصادی ضروریات کی وہ ہمنوائی کرے سر گتھری نے لوگوں کے اس مطالبہ کا کہ کرایہ اور محصولات میں تخفیف کی جائے۔ بہت دلچسپ جواب دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں تیسرے درجہ کا کرایہ تمام دنیا کے ممالک سے نسبتاً کم ہے۔ اور اگر جی پائی اس کا چوتھا حصہ گھٹا دیا جائے تو ریلوے بجٹ میں ۹۵ لاکھ کا نقصان ہوگا۔ یعنی کرایہ کی آمدنی اس قدر گھٹ جائیگی اور اس تخفیف کا یہ اثر بھی نہیں ہوگا۔ کہ مسافروں کی تعداد بڑھے۔ اور تخفیف کرایہ کی پیدا کردہ کمی مسافروں کی زیادتی پورا کردے۔ مال کے ٹریفک پر پورے ہندوستان کے لئے ایک ہی شرح محصول کی ترتیب آپ نے ناممکن قرار دی۔ اور کسی قسم کے تخفیف کے خیال کو غیر ممکن بتایا۔ آپ نے یہ استدلال پیش کیا۔ کہ ریلوں کے لئے محصول کی شرح کا جو بلند ترین معیار ہے۔ اس کا مشکل ہی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی فیصدی اشیا کا محصول اس معیار کی اعلیٰ شرح سے نیچا ہی رکھا گیا ہے۔ اور جب کبھی خاص اشیا کے لئے ہنگامی اثرات کے ماتحت خاص رعایتی شرح کی ضرورت ہوئی ہے۔ تو ریلوے نظم و نسق اسے بھی پورا کرتا ہے۔ مگر آپ نے شکایت کی کہ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کا عوام کو پتہ نہیں چلتا

مسافروں میں کمی موٹروں کا مقابلہ

یہ امر واقعی افسوسناک ہے۔ کہ امسال ریلوں کو ۳ ½ کروڑ کے متوقع خسارہ کے بجائے گو پندرہ لاکھ کی بچت ہوئی ہے۔ مگر آمدنی کا یہ اضافہ صرف مال کے ٹریفک سے پیدا ہوا۔ مسافروں کی تعداد میں تو کمی واقع ہوئی۔ اور گزشتہ سال کے تخمینہ کے مطابق ساٹھ لاکھ کا نقصان ہوا۔ سر گتھری رسل نے اس کمی کو لاریوں کے مقابلہ سے منسوب کیا۔ اور اپیل کی کہ ملک کا آٹھ سو کروڑ روپیہ آج تک ریلوں میں لگ چکا ہے جو ایک عظیم قومی سرمایہ ہے اور اس کا ریلوں کے موجودہ طریق مقابلہ سے تحفظ ضروری ہے

اہم تغیرات

ریلوے کے میزانیہ کا اہم ترین پہلو امسال اس کی وہ خصوصیت ہے۔ جو حساب کی ترتیب میں پیدا کی گئی ہے۔ ایک مدت سے ریلوے مالیات کے ماہرین ریلوں کے میزانیہ پر یہ اعتراض کرتے تھے۔ کہ ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ میں ریلوں کی آمدنی کا ضرورت سے زیادہ حصہ چلا جاتا ہے۔ اس سال یہ اصلاح کی گئی ہے۔ کہ اب پہلے کسی چیز کے ناکارہ ہوجانے پر جب نئی چیز سے اس کی خانہ پری کی جائے گی۔ تو اس کی اصل قیمت کے علاوہ جو مزید اخراجات ہوں گے۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ سے لئے جائیں گے۔ یہی طریقہ برطانی ریلوں میں زیر عمل ہے۔ دوسرے یہ بھی کیا گیا ہے کہ آئندہ سے بہت سی چیزوں کی ایسی مرمت جن سے ان کی تجدید ہو ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ سے کی جائے گی۔ اور خانہ پری کے بعد جن پرانی اشیاء کو فروخت کردیا جائے گا۔ اس سے جو رقم حاصل ہوگی۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ میں جمع ہوگی۔ یہ ایک ایسی اصلاح ہے۔ جسے مرکزی قانون ساز انجمنوں کی اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تائید بھی حاصل ہے۔

قرض منسوخ ہو جائیگا

اس کے علاوہ عنقریب یہ تحریک پیش کی جائے گی۔ کہ ریلوے مالیات پر ٹوٹ پھوٹ کے فنڈ کا جو ۳۱ ½ کروڑ روپیہ قرض ہے۔ اور عام مالیات میں کئی سال سے متواتر چندہ نہ دینے کا جو ۳۰ ¾ کروڑ روپیہ کا بار ہے۔ اسے منسوخ کردیا جائے۔ اور ریلوے مالیات کی علیحدگی کے وقت جو دستور مرتب کیا گیا تھا۔ اس میں ضروری ترمیم کی جائے۔ اس لئے ریلوں کے لئے اگلا سال ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ قرض کا بار گراں ختم ہو جائیگا کاش گورنمنٹ اس اصول کو اور وسیع کرتی۔ کہ جب قرض کی ادائیگی ناممکن ہو۔ تو اسے منسوخ کردیا جائے۔ اس سے ملک کے کروڑوں نفوس کا افلاس دور ہو جاتا۔ اور وہ آرام کی سانس لیتے۔

تیسرے درجہ کے مسافروں سے غفلت

ریلوے بجٹ میں اس کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس سال ڈاک گاڑیوں میں چلانے کے لئے درجہ اول کے مسافروں کے استعمال کے واسطے ایسے ڈبے تیار کرائے جائیں گے جو گرمی میں سرد رہیں۔ اور جاڑے میں گرم اگر آزمائش کامیاب رہی۔ تو تیسرے درجوں کے مسافروں کے لئے بھی یہی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ ریلوے نظم و نسق کو چاہئے تھا۔ کہ اس آزمائش میں تیسرے درجہ کے مسافروں کو بھی شریک کرتا۔ اور جو کچھ زیادہ محصول دے کر اس میں جانا چاہتے۔ ان کے لئے ممکن بنا دیتا۔ کیونکہ تیسرے درجوں میں مسافروں کا ہجوم اور پنکھوں کا نہ ہونا موسم گرما میں ریلوے سفر کو سقر بنا دیتا ہے۔

انقلاب ۲۲ رفروری ۱۹۳۷ء

ضروری اعلان متعلق تابوت

آئندہ جو نعش قادیان لائی جائے۔ اس کے تابوت کی چوڑائی اور اونچائی ۲ × ۲ فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ اور لمبائی بقدر نعش ہو۔ بعض لوگ ناواقفی کی وجہ سے تابوت کی چوڑائی اونچائی لمبائی زیادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے پہلی کی تیار شدہ قبر میں نہیں آسکتا۔ اگر اس اعلان کے بعد کوئی تابوت مذکورہ بالا پیمانہ سے زیادہ کا ہوا۔ تو اس کو چھوٹا کرنے کا خرچ تابوت لانے والوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

وصیت نمبر ۴۶۸۲:-

منکہ حاجی اللہ بخش ولد وڈہادا قوم درزی پیشہ زمینداری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گگوے ڈاک خانہ چندر کے چھاں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل موجود ہے۔ نو گھماؤں اراضی ملکیت خود واقع رقبہ چندر کے گگوے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ جس کی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے مبلغ اٹھارہ صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ منقولہ جائداد مبلغ پانچ ہزار چھیاسی روپے کی ہے۔ جو بعض دوستوں کے پاس بصورت قرضہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی جائداد غیر منقولہ و منقولہ مندرجۃ الصدر کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو حصہ وصیت یا جزو وصیت ادا شدہ سمجھا جائے گا۔ میرا گذارہ اس مذکورہ بالا جائداد پر ہے۔ اگر میری وفات پر اس موجودہ جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ المرقوم ۳۰-۱۲-۳۵

العبد:- حاجی اللہ بخش بقلم خود

گواہ شد:- روشن دین ولد مطیع اللہ کمہار مہاجر محلہ دار الرحمت قادیان

گواہ شد:- چوہدری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ پوہلا مہاراں بقلم خود۔

سونا دو روپیہ تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کیساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچ چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر انکی بہار دیکھئے ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپے تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ر فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ **محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یوپی**

تریاق جہان

وحات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ ہنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نوجوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف عہ ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ۔ خون بند کرتی ہے کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانا سے پرانا سوزاک بیس یال تک کا دفع ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ ۲ر نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے پتہ:- **حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم ہوشیارپور

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۲۵

ولی محمد خان ولد جلال الدین ذات راجپوت سکنہ انند پور تھانہ ہریانہ بنام باہو ولد رحماں قوم ترکھان۔ گومی ولد صادو ذات بیل سکنہ موضع نول تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

دعویٰ:- ۲۳۶/۱۰/-

بنام باہو ولد رحماں قوم ترکھان۔ گومی ولد صادو ذات بیل سکنہ موضع نول تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی باہو وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام باہو وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر باہو وغیرہ مذکور بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (دستخط حاکم) (مہر عدالت)

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہو گا۔ نوٹ:- ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں ملنے کا پتہ:- **قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ**

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱ر مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یک دم منگو انے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ۔ ۲۰ فروری یو۔پی اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کا تناسب یہ ہے۔ کانگرس ۱۳۳ مسلم لیگ ۲۷ انڈیپنڈنٹ ہندو ۹۔ یورپین ۳۔ اینگلو انڈین ۱۔ انڈیپنڈنٹ مسلم ۲۹ نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی ۱۸۔ زمیندار ۶ ہندوستانی عیسائی ۲۔ ہندو سبھا۔ صفر

رویلیڈ ۲۰ فروری باغی فوج کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل میڈرڈ پر دوبارہ فضائی جنگ ہوئی۔ پہلی بار چالیس جنگی طیارے اڑھائی میل کی بلندی پر جنگ میں شریک ہوئے۔ حکومت کے طیارے جل کر زمین پر گر پڑے۔ دوسری جنگ میں دو طیارے تباہ کر دیئے گئے۔

روما۔ ۱۹ فروری۔ ادیس آبابا کے بازار میں ایک حبشی نے حبشہ کے وائسرائے جنرل گریزیانی پر بم پھینکا۔ جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

گوہاٹی۔ ۲۰ فروری آسام سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ طوفان باد کی وجہ سے دریائے جھانجی پر آباد دیہات اور کئی مختلف مقامات کے مکانات منہدم ہو گئے۔ پانچسو کے قریب خاندان خانماں برباد ہو گئے ہیں۔

سان پیڈرو (کیلے فورنیا) ۲۰ فروری۔ بحر الکاہل کے بیڑے کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشق کرتے ہوئے پانچ انچ کے دہانہ کی توپ پھٹ جانے سے چھ آدمی ہلاک اور دس مجروح ہو گئے

پیرس۔ ۲۰ فروری۔ ہسپانیہ میں رضاکاروں کے داخلہ کو روکنے کے لئے فرانسیسی کابینہ نے قوانین کی منظوری دیدی ہے۔ علاوہ ازیں فضائی قوت میں اضافہ اور بندرگاہوں اور سرحدات کی نگرانی وغیرہ کے اختیارات بھی منظور کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری اخبار ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار دی آنا لکھتا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر نے مسز سمپسن سے شادی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور وہ شادی کے بعد امریکہ جائیں گے۔

ڈبلن ۲۰ فروری۔ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ویلرا نے ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں شامل ہونے والے آئرش رضاکاروں کی روک تھام کیلئے مسودہ قانون پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ اس مسودہ کی دوسری خواندگی ہو چکی ہے۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ فرانسیسی مراکش سے مسلح بغاوت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بربری قبائل نے کئی ایک سرکاری چوکیوں کو نذر آتش کر دیا۔ اور ہائی کمشنر مراکش کی موٹر پر پتھر پھینکے۔ حکومت نے قبائلی بغاوت کو دبانے کیلئے فوجیں روانہ کیں۔ اور خوفناک تصادم کے نتیجہ میں ڈیڑھ سو قبائلی مسلمان ہلاک ہوئے۔ وزیر خارجہ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ فرانسیسی مراکش کی بغاوت فسطائی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے۔

طہران۔ ۱۹ فروری۔ شہزادہ محمد رضا شاہ پہلوی ولی عہد ایران مارچ کے وسط میں انگورہ جائیں گے۔ جہاں ترکیہ کی فوجی تنظیم کا معائنہ کرنے کے بعد مئی میں واپس آجائینگے

استنبول۔ ۱۹ فروری۔ حکومت ترکیہ نے جرمنی کو ۱۴ تجارتی جہاز بنانیکا ٹھیکہ دیا ہے۔ حکومت ترکیہ ان جہازوں کی قیمت دس ملین ترکی پونڈ ادا کرے گی۔

برلن۔ ۱۹ فروری۔ جرمن سفیر متعینہ ماسکو نے روس میں نازیوں کی گرفتاری کے خلاف زبردست احتجاج کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ جرمنی سفارت خانہ کے ایک رکن کو نازی گرفتار شدگان سے ملاقات کی اجازت دیجائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان نازیوں کے خلاف روس میں فسطائی انقلاب کی سازش کا الزام لگایا جائیگا۔

کیپ ٹاؤن ۲۰ فروری جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے سامنے اس وقت بعض بل زیر غور ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ یورپین اور ایشیائی باہم شادی نہ کر سکیں اور ایشیائی لوگ یورپینوں کو ملازم نہ رکھ سکیں۔ وزیر دفاع اور قائمقام وزیر داخلہ نے ان بلوں کے متعلق متضاد پالیسی اختیار کی ہے جس کے نتیجہ میں کابینہ میں بحران پیدا ہو گیا ہے چنانچہ ہرٹزوگ قائمقام وزیر داخلہ نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ جو ابھی تک منظور نہیں ہوا۔

ویلنشیا۔ ۲۰ فروری میڈرڈ کے جنوب مشرقی محاذ پر دو ہفتوں سے خونریز جنگ جاری ہے۔ اور سرکاری فوجیں پوری جانبازی سے باغیوں کے حملوں کو روک رہی ہیں۔ ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کا اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چار دن کی جنگ میں چھ ہزار باغی ہلاک ہو گئے ان مقتولین میں دو ہزار جرمن نازی ہیں۔

علیگڈھ۔ ۲۰ فروری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کا جلسہ تقسیم اسناد ۷ مارچ کو منعقد ہوگا۔

ناگپور۔ ۲۰ فروری سی۔پی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں اس وقت ۶۲ نتائج نکل چکے ہیں۔ مختلف پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۴۲ مسلم ۷ انڈیپنڈنٹ ۵ امبیدکر کی جماعت ۳۔ غیر برہمن ۳ نیشنلسٹ ایک۔ یورپین ایک۔ مسٹر راگھویندر راؤ ہوم ممبر ایک کانگرسی امیدوار کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

لاہور۔ ۲۰ فروری مسلم ایڈیکل پارٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کی گئی۔ اور اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ کہ اس نے یو۔پی میں کانگرسی مسلمان امیدوار کی مخالفت کی ہے۔

ہانگ کانگ۔ ۲۰ فروری فوجی حکام کی طرف سے جزیرہ ہانگ کانگ کی حلقہ بندی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے دو میل جگہ مخصوص کر دی گئی ہے۔ ان میں بڑی بڑی بارکیں بنائی جائینگی۔ اور ان پر ایک لاکھ بیس ہزار شلنگ خرچ ہوں گے۔

حیدرآباد دکن۔ ۱۹ فروری۔ مختلف اقوام کی طرف سے پیش کردہ سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے اعلیحضرت شہریار دکن و برار نے اس امر پر اظہار مسرت کیا۔ کہ بلدیہ کے انتخابات میں رشوت ستانی سے احتراز کیا جاتا ہے۔ آپ نے جاگیرداروں کے معاملہ میں دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں نصیحت کی۔ کہ اپنے ادمیوں کی ترقی وبہبود کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد آپ نے فرداً فرداً تمام سپاسناموں کا جواب دیا۔ آخر میں اچھوتوں کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میری نگاہ میں میری تمام رعایا مساوی ہے۔ خواہ وہ اچھوت ہو یا غیر اچھوت آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ حکومت ان کی تعلیم کے لئے مناسب اقدام کریگی۔

نئی دہلی۔ ۲۰ فروری۔ مسٹر آصف علی نے اسمبلی میں سوالات دریافت کرنے کے متعلق نئے قواعد کے اجرا کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔

بمبئی۔ ۲۰ فروری ہفتہ مختتمہ ۲۰ فروری کے دوران میں ۹۱۱ ۳۴۰۸ روپے کا مزید سونا یورپ اور امریکہ بھیجا گیا جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲۴۳۱۰۶۸۴۰۴ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے۔

امرتسر۔ ۲۰ فروری۔ گندم جیت ۳ روپے ۲ آنے ۱½ پائی۔ گندم ہاڑ ۳ روپے ۴½ پائی نخود جیت ۳ روپے ۲ آنے ۱۰ دمڑی نخود ہاڑ ۲ روپے ۳ آنے ۱۱ دمڑی۔ سونا ۳۶ روپیہ ۱ آنہ اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

بمبئی۔ ۲۰ فروری بمبئی لیجسلیٹو کونسل (ایوان اعلیٰ) کے انتخابات کے آخری نتائج شائع ہو گئے ہیں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن اس طرح ہے۔ کانگرس ۱۳۔ انڈیپنڈنٹ ۷۔ مسلم لیگ ۲۔ ڈیموکریٹک سوراج پارٹی ۲۔ لبرل ایک۔ یورپین ایک۔

الہ آباد۔ ۲۰ فروری کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی مقامی برانچ نے اپنے ایک اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس پارٹی کو پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ جس سے زمینداروں مزدوروں اور متوسط حال لوگوں کی سیاسی حالت بہتر ہو سکے۔ نیز یہ ظاہر کیا۔ کہ اگر وزارتیں قبول کی جائیں۔ تو اس سلسلہ میں آئینی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔